

#بخت

#ازمہرالنساء شاہمیر

#قسط 12

ممی کدھر ہے آپ ممی یار کدھر ہے آپ
 سفیر اپنی الماری میں منہ دیئے ممی کو آوازیں دیے جا رہا تھا جب مہر ماہ
 وہاں سے گزری سفیر کی آواز کم چیچنیں
 زیادہ سن کر مہر اس کے کمرے میں چلی گئی تھی
 کوئی چیز چاہئے آپکو مجھے بتا دیں اس نے آفر کی تھی یار میری ایک شرٹ
 تھی لاسٹ ٹائم جب میں آیا تھا تب یہیں رکھی تھی اب مل کے ہی نہیں دے
 رہی ممی کو بھی کب سے آوازیں دے رہا ہوں پتہ نہیں کہاں رہ گئی ہیں وہ
 سخت جھنجھلایا ہوا تھا لاسٹ ویک اس نے آپ کو کال کر کے پوچھا
 تھانہ کے آپکی کوئی شرٹ ہے جس کو آپ استعمال نہ کرتے ہوں آپ نے اس
 کو کہا تھا لوینڈر کلر کی شرٹ لے لے آپکی وارڈروب سے تو اس نے لے لی
 مہر اب بھی ہنس رہی تھی
 میں نے لوینڈر کلر کہا تھا یہ لائٹ پر پل ہے وہ صدمے سے بولا تھا جیسے آپ
 کو نہیں پتہ ہالے کو کلرز کی کتنی پہچان ہے ؟
 یہ پچھتر ہزار کی شرٹ اب بخش پہن کے گھومے گا وہ اب بھی شاک میں
 تھا مجھے نہیں پتہ تھا کہ ہالے کلر بلائینڈ
 ہے خیر تم کوئی شرٹ اور نکال لو گی پلیز ؟
 جی میں نکال دیتی ہوں آپ فریش ہو جائیں

تم بہت اچھی ہو مہر سچ میں ویسے یہ ہالے ہے کہاں؟
وہ ہارون سے ملنے گئی ہے آتی ہی ہو گی کال کی تھی میں نے تھوڑی دیر
پہلے

اچھا ٹھیک ہے ممی کو بتا دینا میرا ایک بزنس ڈنر ہے رات کو دیر سے آؤں
گا میں

او کے کہہ دوں گی مہر اپنی مخصوص مسکراہٹ سے اسکو جاتا دیکھتی رہی
رات کے آٹھ بج چکے تھے ہالے اپنے کمرے میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی اس
نے زرد شارٹ شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹراؤزر پہن رکھا تھا پاس بیٹھی مہر ماہ
کسی کتاب کے مطالعے میں غرق تھی حسن صوفے پہ آڑھاتر چھا لیٹا تھا
یوسف صاحب نے رات کے کھانے پہ بھی ہالے کو بلانا چاہا لیکن وہ
شائستگی سے انکار کر کے اپنے کمرے میں چلی آئی تھی

ہیلو انڈے کی زردی حسن کی تپادینے والی آواز سن کے وہ بری طرح
جھنجھلائی تھی کیا ہے حسن غلام کیوں چین سے نہیں بیٹھے دے رہے
کہیں تم چاہتے کیا ہو آخر میں بابا کے پاس جاؤں گی اب شکایت لے کر
پڑھنے نہیں دے دیگا یہاں کوئی وہ آدھے گھنٹے سے یوں ہی ہالے کو تیار ہا
تھا میں تو بس یہ پوچھ رہا ہوں ہارون بھائی کیسے ہیں اب؟

پچھلے آدھے گھنٹے سے تم یہی تو پوچھ رہے ہو اور اب اگر میرے اس
قیمتی جوڑے کی وجہ سے تم نے مجھے انڈے

کی زردی بلایا تو اس پر کٹی کا نمبر بابا کو دے آؤں گی وہ باقاعدہ انگلی
اٹھا کے اس کو وارن کرتی بولی تھی اچھا ٹھیک ہے نہیں کہتا کچھ بس تم

مجھے دس ہزار دے دو میں یہاں سے چلا جاتا ہوں وہ جیسے احسان کرنے والے انداز میں کہہ رہا تھا
مہر ماہ کو جیسے ان دونوں سے غرض ہی نہیں تھی وہ سنجیدگی سے اپنے کام میں مگن تھی

مجھے لگتا ہے تمہارا نہ دماغ خراب ہو گیا ہے کوئی وزنی پتھر تو نہیں گرا سر پہ شکل تمہاری دس روپے والی نہیں ہے اور یہاں تم مجھ سے دس ہزار لو گے کیا میرے ماتھے پہ پاگل لکھا ہے جو اب تمہیں پیسے دوں گی پچھلی بار تمہاری مدد کی تھی اسکا جرمانہ اب تک بھگت رہی ہوں نکلو یہاں سے شاباش وہ اسکو انگلی سے باہر نکلنے کا اشارہ کرتی بولی تھیلیکن حسن پہ کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا

ٹھیک ہے جیسا تم چاہو میں پھر اماں کے واٹس ایپ پر انکو مدحت باجی کی مہندی کی پکس بھیجنے لگا ہوں جس میں آپ نے وہ پینک دو پٹہ پہن رکھا ہے جو کے اماں نے آپ کے جہیز کے لئے رکھا تھا کیا کہتی ہیں پیاری آیا؟ وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا

تم مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟ ہالے کو یقین نہیں آیا تھا افس تم دونوں باہر دفع ہو جاؤ پڑھنے دو مجھے مہر نے کتاب سے نظریں اٹھائے بغیر ان دونوں کو ڈپٹا تھا

لیکن وہ دونوں بھی سدا کے ڈھیٹ تھے کوئی اثر لیا ہی نہیں نہیں کوشش نہیں کر رہا میں تمہیں دھمکا رہا ہوں وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا تھا

آپی آپ دیکھ رہی ہیں اس جھینگے کو یہ مجھے دھمکی دے رہا ہے میں اسکو آج زندہ نہیں چھوڑوں گی آپ اسکو نکال دیں باہر ورنہ آج سے آپ کا ایک ہی بھائی ہو گا سفیر سلطان بس بکومت ہالے سوچ سمجھ کر بولا کرو جو منہ میں آتا ہے بس بول دیتی ہو دفع ہو جاؤ دونوں یہاں سے دوبارہ نظر نہ

آنا مجھے مہر ماہ کتاب کو پھینک کے چیختے ہوئے بولی تھی ہالے تو حیران نظروں سے بس اسکو دیکھ کے رہ گئی تھی اسے لگا تھا اسکی بہن نے "حسن" کے مرنے کی بات پر انتناری ایکٹ کیا وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے "خود" کے مارے جانے پہ ایساری ایکٹ کیا ہے آئی ایم سوری میرا یہ مطلب نہیں تھا آپ اور ری ایکٹ کر رہی ہیں وہ اپنی حیرانی چھپاتی با مشکل بولی تھی

ہالے میں کہتی ہوں وقع ہو جاؤ یہاں سے وہ پھر چلائی تھی حسن ہالے کے بازو کو پکڑ کر تقریباً گھسیٹتا ہوا اوہاں سے لے گیا تھا اور اپنے کمرے میں لے جائے اس کو اپنے بیڈ پر بنہاد یا تھا خود وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا ہالے اب بھی بے یقین تھی کیا یہ مہر ماہ تھی کالم پر سکون ہمہ وقت مسکرانے والی بڑی سے بڑی بات کو بھی پر سکون انداز میں ڈیل کرنے والی وہ تو آج تک ہالے پہ چلائی نہیں تھی اور آج ایسا بھی کیا ہو گیا ہے آج

آپی کو غصہ آگیا ہو گا ہالے تم نہیں مت ہو وہ ٹھیک ہو جائیں گی صبح تک

فلحال تم ان کے پاس مت جانا خواہ بات بڑھے گی ریلیکس رہو تم پانی لاؤں تمہارے لئے؟ وہ تھوڑی دیر پہلے والے حسن سے بالکل مختلف لگ رہا تھا

اسکی آنکھوں میں اپنی بہن کے لئے فکر تھی میں ٹھیک ہوں تم جاؤ بچہ کو دیکھو اسکی رحمت متغیر ہو گئی تھی اسکو بہت بر اشاک لگا تھا

میں کہیں نہیں جاؤں گا یہیں ہوں میں میں اماں کو بلا کے لاؤں اس کو اپنی عمر کے مطابق یہی حل سوجھا تھا

تم جاؤ فلحال مجھے اکیلا چھوڑ دو میرا اول بیچا جا رہا ہے (اونہوں چھوڑو وہ ابھی سوئی ہیں ان کو ڈسٹرب مت کرو تون و نج فلحال میکوں اکیلا چھوڑ میڈا ہاں پیاویندا ہے

میں نہیں جاؤں گا کہیں بھی ادھر ہی ہوں تمہارے پاس وہ ضدی لیجے میں بولا تھا اور پھر آرام سے بالے کا سر اپنے کندھے سے لگایا تھا ہالے کو اس کے کندھے مضبوط لگے تھے وہ اس کا بھائی تھا اس کا ماں جایا

میڈی بھینڑ تون میڈا ساد این (میری بہن تم میری سانس ہو) وہ محبت سے بولا تھا

حسن کے کمرے سے ذرا دور اگر مہر کے کمرے میں جائیں تو وہ سر ہاتھوں میں دیئے نیچے فرش پہ بیٹھی تھی اس

کے چہرے پر ملال تھا بھوری آنکھوں میں تاسف تھا وہ کیسے اپنے بہن بھائیوں سے ایسے بات کر سکتی ہے رات کا سارا غبار اس نے ہائے پہ نکال

دیا تھا پچھتاوہ شدید تھا لیکن ہالے کیسے سفیر کو اس کا بھائی بول سکتی ہے کیا وہ نیس اتنی سی بات پہ اپنی بہن کو ڈانٹ سکتی ہے وہ اپنی سوچوں میں فرق تھی جب اس کو سفیر کی کال موصول ہوئی اپنے بے دلی سے کال اٹینڈ کی تھی جبکہ دوسری طرف وہ ہشاش بشا سا تھا کیا کر رہی ہو کزن؟

کچھ نہیں بس بیٹھی ہوں وہ لہجے کو نارمل رکھتی ہوئی تھی تو پھر کیا خیال ہے کھانا کھایا جائے ساتھ؟

میں کھا چکی وہ اب بھی بے دل تھی

کافی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اس نے پار نہیں مانی تھی

جیسا آپ چاہیں وہ تھکے تھکے سے انداز میں بولی تھی

سفیر کی بات وہ نہیں ٹال سکتی تھی اسکو اندازہ ہو گیا تھا

تو بلاؤ اپنی بہن کو بھی اور آجاؤ باہر میں گیٹ پر کھڑا ہوں جلدی آتا دو لائن ڈسکنیکٹ کر چکا تھا مہر ماہ تھکے تھکے قدموں سے حسن کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی

سلطان منزل کو یونہی چھوڑ کر اگر شاہد ولا میں قدم رکھو تو ہارون شاہد کا کمرہ ویسا ہی ہو جھیل تھا

بیٹا ہارون کیا بات ہوئی تم دونوں کی؟ نوال ہارون کے سرہانے بیٹھی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھے رہی تھیں شاہد صاحب بھی اسکے پاس ہی بیڈ پہ بیٹھے فکر مندی سے اپنی اکلوتی اولاد کو دیکھ رہے تھے اسکی سرمئی آنکھیں اب بھی سرخ اور سوجی ہوئی تھیں ہارون نے

یہ آنکھوں کا رنگ اپنے باپ سے چرایا تھا پھپھو آپکو کال کر کے منع کر دیں گی آپ خاموشی سے انکار سن لیجی نے گا وہ بظاہر نارمل سا بولا تھا لیکن اس کی

آنکھوں کی اذیت اس کے باپ نے دیکھ لی تھی ارے ایسے کیسے انکار کریں گے ہم نے رشتہ مانگا ہوا ہے کوئی آج کی بات نہیں ہے یہ دو سال پہلے سے بات کر

چکے ہیں ہم اور تم کل تک تو اس کے عشق میں دیوانے ہوئے جارہے تھے آج ایسا بھی کیا ہو گیا کیا کہہ کے گئی ہے وہ سچ سچ بتاؤ نوال غم و غصے سے بولی تھیں

پاپا پلیز ان سے کہیں بس کر دیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے اس نے جیسے اپنے باپ سے التجا کی تھی وہ اٹھ کے اس کے پاس آکر بیٹھ گئے تھے بارون بھی اٹھ کے بیٹھ گیا تھا

پاپا آپکو یاد ہے جب میں چھوٹا تھا تو آپ مجھے وقت نہیں دیتے تھے میں شروع سے ہی شدت پسند ہوں یہ تو سب جانتے ہیں میں جب روتا تھا تو پھوڑ پھوڑ کرتا تھا جب آپ میرے پاس آجاتے تھے ماما میرا خیال رکھتی تھیں مجھے لگا آپکی توجہ پانے کا یہی طریقہ ہے اور میں ہر دوسرے دن یہی سب کرنے لگا آپ بھی مجھے وقت اور پیار دینے لگے اور ممانے بھی اپنی ایکٹیوٹیز کم کر لیں میں خوش ہو گیا سب اچھا جا رہا تھا لیکن پھر دور کا

پھر کہنا شروع کیا

آپ حیدر آباد چلے گئے مجھے اچھا نہیں لگا اور میں نے وہی سب شروع کر دیا تب پھچھونے مجھے سمجھایا کہ بیٹا پاپا کو تنگ نہ کرو ان کا کام ہی ایسا ہے میری وجہ سے آپکا حرج بھی ہوتا ہے یہ بھی بتایا انہوں نے اور کہا بڑوں کی بات ماننا کرو اور صبر کیا کرو

میں نے بڑے غور سے سنی ان کی بات اور پورا ایک ہفتہ صبر سے آپکا انتظار کیا بڑوں کی بات ماننے کو کہا گیا تھا ماما کی ہر بات مانی میں نے بانی تھی نہ ماما؟ وہ رک کے ایکیا ماں کی طرف گردن موڑے معصومیت سے پوچھ رہا تھا ہاں میری جان تم نے مانی تھی میری ہر بات مانی وہ نم آنکھوں سے کہینگے لہجے میں بولی تھیں

اور پھر آپ واپس آگ نے میں بہت خوش ہوا آپ ہمیں گھمانے لے گئے اور تب مجھے وہ سائیکل پسند آئی وہ استہزائیہ سا بنات آپ نے بولا میں لے دوں گا اور میں نے مان لی آپ کی بات میں نے کیا صبر پھپھو کی بات مان لی لیکن آپ نہیں ولا سکے تب مجھے پھپھو اور آپکی سب باتیں جھوٹی لکھنے لگیں مجھے لگا اگر میں آئندہ بھی چپ رہا تو اس سائیکل کی رہا طرح سب کچھ مجھ سے دور ہو جائے گا میرے سارے پیارے آپ ہالے ماسب دور ہو جائیں گے مجھ سے کاش آپ اس دن میری بات مان لیتے تو میں ساری زندگی بھکاری نہیں بنا رہتا میں بھی اپنی عزت کر تا پیا میں خود کو مقام دیتا لیکن آج میں نے اپنا بھرم رکھ لیا ہے میں بھکاری نہیں بن سکا میں نے وقار رکھ لیا محبت کو جانے دیا محبت ویسے بھی جاچکی تھی میں قید نہیں کر سکتا

ما لے کر تا قید؟ محبت تو جذبہ ہے انسان تو نہیں کوئی پرندہ تو نہیں اس لئے جانے دیا اس کا جانا میرے دل کو مار گیا ہے لیکن میں بھیک نہیں مانگوں گا ہارون شاہد بھکاری نہیں بنے گا ماما ہارون شاہد اپنی عزت کرے گا وقار کو

محبت پر فوقیت دے گا وہ ضبط سے سرخ آنکھیں لئے کہہ رہا تھا نوال اسکو نہیں دیکھ پارہی تھیں اس لئے روتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تھیں

Papa can i hug you I'm in pain

وہ جس طرح سے کہہ رہا تھا شاہد حسین نے اسکو کھینچ کے اپنے سینے سے لگا لیا تھا میرا بیٹا میں تمہارے ساتھ ہوں تم نے اچھا کیا اس کو جانے دیا اب تم اس سے نظریں ملا کے بات کر سکتے ہو اب تم باوقار بن سکتے ہو تم بھکاری نہیں ہو تم باوقار ہو میرا بچہ

پاپا میرا دل دکھ رہا ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے برداشت نہیں ہو رہا مجھ سے میں کیا کروں وہ رو رہا تھا بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کے میں اس کے آگے جھکوں گا نہیں میں بھیک بھی نہیں لوں گا محبت کی میں اپنا وقار بھی رکھوں گا لیکن میرا دل یہ ٹوٹ گیا ہے میں اس کا کیا کروں میں جب اس کے منہ سے سفیر کا نام سنتا ہوں نہ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے کوڑا مارا ہو بہت درد ہوتا ہے بہت زیادہ

وہ کہیں سے بھی چو میں سالہ لڑکا نہیں لگ رہا تھا وہ ایک دو سال کے بچے کی طرح روتے ہوئے اپنے باپ کو جیسے کوئی شکایت کر رہا تھا مجھے

صبر دے گا نہ اس نے اپنے باپ سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا تھا بہت زیادہ
 بہت صبر دے گا وہ تمہیں تم سو جاؤ ہارون تمہیں آرام کی ضرورت ہے وہ
 اسکو لٹاتے ہوئے بولے
 تھے

ان کا بیٹا اعصاب کا کمزور تھا بچپن سے وہ ذرا ذرا سی باتوں کو دل سے
 لگا لیتا تھا اور کئی کئی دن یا تو اس بات سے اداس رہتا یا پھر غصہ کر کے
 یا چیزیں توڑ کے اپنی ناراضگی ظاہر کرتا آج اپنے بیٹے کو اس حالت میں
 دیکھ کے ان کو لگا تھا کہ ہارون تو کبھی بڑا ہوا ہی نہیں وہ تو اندر سے وہی
 ڈرا سہمہ سا بچہ ہے جیسا کہ اپنے جڑواں بھائی کی موت کے بعد تھا بالکل
 ویسا آج ان کو یہ چوبیس سالہ ہارون ایک بار پھر وہی دس سالہ ہارون لگا
 تھا جس نے اپنی ایک غلطی کی وجہ سے اپنے بھائی کو کھو دیا تھا وہ تب
 بھی اتنا ہی ڈرا اور سہمہ ہوا تھا جیسا کہ آج کاش ہارون شاہد سے وہ
 غلطی نہ ہوئی ہوتی

ہالے باہر آجاؤ سفیر انتظار کر رہے ہیں ہمارا مہر ماہ کمرے کے دروازے سے
 جھانکتے متوازن لہجے میں بوئی تھی اس کے ایک ہاتھ میں میرون کلر کی
 شال تھی لہجہ ایسا تھا جیسے ابھی تھوڑی دیر قبل ان کے درمیان کچھ ہوا
 ہی نہیں تھا

حسن دونوں کو باری باری دیکھ رہا تھا جبکہ ہالے چند لمحے اسکی آنکھوں
 میں دیکھتی رہی اور جب بولی تو اسکی آواز سرد تھی
 میں نہیں جاؤں گی آپ نے جانا ہے تو جائیں

اس نے کوئی ایسی بھی بات نہیں کی تھی جو آپی کو اتنا غصہ آجائے تم چاہتی ہو میں معافی مانگوں؟ وہ باز و سینے پیٹے سکون سے بولی تھیمیں نے ایسا کچھ نہیں کہا میں نہیں جاؤں گی مطلب نہیں جاؤں گی اسی وقت حسن چپکے سے اٹھ کے الماری سے اپنی شرٹ نکال کے باتھ روم میں گھس گیا تھا

مہر اپنے اس پر سکون انداز میں قدم قدم چلتی اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی ہالے نے رخ موڑ لیا تھا

آئی ایم سوری اینڈ آئی مین اٹ اسکی لہجے میں معذرت تھی اس نے نرمی سے ہالے کا بازو پکڑ کے اس کو کھڑا کیا تھا ہاتھ میں پکڑی شال اس کے کندھوں پر پھیلائی تھی ہالے گویا بت بن چکی تھی تب ہی حسن باتھ روم کے دروازے سے نمودار ہوا تھا اس نے اب دوسری شرٹ پہن رکھی تھی بال سلیقے سے بنے ہوئے تھے میں تو تیار ہوں چلیں؟

دونوں نے گھور کے اس کو دیکھا تھا

کیا مطلب میلو ڈرامہ ختم نہیں ہوا ابھی تک؟ اس کے لہجے میں حیرت تھی کڑوے کریلے تم کس خوشی میں تیار ہو کے آئے ہو تمہارا ولیمہ ہے جو یہ آتشی گلابی شرٹ پہن کے گھومنے نکلے

ہو؟ ہالے کمر پہ ہاتھ رکھے دانت کچکچاتے ہوئے بولی تھی

لیکن یہ تو پنک ہے ہی نہیں یہ تو بیچ کلر کا شیڈ ہے

ہاں لاڈ صاحب سے غلطیاں نکلوالو
اچھا بس بس چلو اب سفیر جم گیا ہو گا باہر مہر نے بیچ بچاؤ کرواتے ہوئے
کہا تھا اور آگے بڑھ کے بالے کا ہاتھ تھام لیا تھا وہ اپنی بہن کا بڑھا ہوا ہاتھ
نہیں جھٹک سکتی تھی یہ طے تھا اور جب وہ معاف کر دیتی تھی تو بس
کر دیتی تھی دل میں بغض اور عناد کو جگہ دینے والوں میں سے نہیں تھی
وہ اس کا ماننا تھا کسی کو معاف کرو تو دل سے اور اتنے خلوص سے کرو
کہ جب اس کو معاف کر دو تو دل میں کوئی میل نہ بچے اور اگر بچتا ہے
تو اس کو معاف کرنے کی اداکاری بھی نہ کرو